روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
پیر 10 جنوری 2011ء 5 صفر 1432 ہجری 10 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 8

فیاض

حضرت طلحہؓ بڑے مالدار تاجر تھے۔ اس کے ساتھ فراخ دل اور سخی انسان بھی تھے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ کو دل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق ملی تھی اور اسی موقع پر آنحضرت ﷺ نے آپ کو فیاض کے لقب سے یاد فرمایا تھا۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 59)

غزوہ ذی القرد میں چشمہ بیسان کے پاس سے مجاہدین کے ساتھ گزرتے ہوئے حضرت طلحہؓ نے اسے خرید کر خدا کی راہ میں وقف کر دیا تھا۔ اپنی جائیداد سات لاکھ درہم میں حضرت عثمانؓ کو فروخت کی اور سب مال خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔
(الاسد الغابہ جلد 3 ص 220)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پھر چوتھا کام مومن کا جس سے چوتھے درجہ تک قوت ایمانی پہنچ جاتی ہے عقل سلیم کے نزدیک یہ ہے کہ وہ صرف مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ترک نہیں کرتا بلکہ وہ چیز جس سے وہ مال سے بھی بڑھ کر پیار کرتا ہے یعنی شہوات نفسانیہ ان کا وہ حصہ جو حرام کے طور پر ہے چھوڑ دیتا ہے ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہر ایک انسان اپنی شہوات نفسانیہ کو طبعاً مال سے عزیز تر سمجھتا ہے اور مال کو ان کی راہ میں فدا کرتا ہے۔ پس بلاشبہ مال کے چھوڑنے سے خدا کے لئے شہوات کو چھوڑنا بہت بھاری ہے اور لفظ افلح جو اس آیت سے بھی تعلق رکھتا ہے اس کے اس جگہ یہ معنی ہیں کہ جیسے شہوات نفسانیہ سے انسان کو طبعاً شدید تعلق ہوتا ہے ایسا ہی ان کے چھوڑنے کے بعد وہی شدید تعلق خدا تعالیٰ سے ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص کوئی چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں کھوتا ہے اس سے بہتر پا لیتا ہے۔

لُطفِ او ترک طالبان نہ کند
کس بہ کارِ رہش زیان نہ کند
ہر کہ آن راہ جُست یافتہ است
تافت آن روکہ سر نتافتہ است

پھر پانچواں کام مومن کا جس سے پانچویں درجہ تک قوت ایمانی پہنچ جاتی ہے عند العقل یہ ہے کہ صرف ترک شہوات نفس ہی نہ کرے بلکہ خدا کی راہ میں خود نفس کو ہی ترک کر دے اور اس کے فدا کرنے پر طیار رہے۔ یعنی نفس جو خدا کی امانت ہے اسی مالک کو واپس دیدے اور نفس سے صرف اس قدر تعلق رکھے جیسا کہ ایک امانت سے تعلق ہوتا ہے اور دقائق تقویٰ ایسے طور پر پوری کرے کہ گویا اپنے نفس اور مال اور تمام چیزوں کو خدا کی راہ میں وقف کر چکا ہے۔ اسی طرف یہ آیت اشارہ فرماتی ہے والذین ھم لامٰنتھم .... پس جبکہ انسان کے جان و مال اور تمام قسم کے آرام خدا کی امانت ہے جس کو واپس دینا امین ہونے کے لئے شرط ہے لہٰذا ترک نفس وغیرہ کے یہی معنے ہیں کہ یہ امانت خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے اس طور سے یہ قربانی ادا کر دے اور دوسرے یہ کہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایمان کے وقت اس کا عہد تھا اور جو عہد اور امانتیں مخلوق کی اس کی گردن پر ہیں ان سب کو ایسے طور سے تقویٰ کی رعایت سے بجا لاوے کہ وہ بھی ایک سچی قربانی ہو جاوے کیونکہ دقائق تقویٰ کو انتہا تک پہنچانا یہ بھی ایک قسم کی موت ہے اور لفظ افلح کا جو اس آیت سے بھی تعلق رکھتا ہے اس کے اس جگہ یہ معنے ہیں کہ جب اس درجہ کا مومن خدا تعالیٰ کی راہ میں بذل نفس کرتا ہے اور تمام دقائق تقویٰ بجا لاتا ہے۔ تب حضرت احدیت سے انوار الٰہیہ اس کے وجود پر محیط ہو کر روحانی خوبصورتی اس کو بخشتے ہیں جیسے کہ گوشت ہڈیوں پر چڑھ کر ان کو خوبصورت بنا دیتا ہے اور جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں ان دونوں حالتوں کا نام خدا تعالیٰ نے لباس ہی رکھا ہے۔ تقویٰ کا نام بھی لباس ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لباس التقویٰ اور جو گوشت ہڈیوں پر چڑھتا ہے وہ بھی لباس ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فکسونا العظم لحما کیونکہ کسوت جس سے کسونا کا لفظ نکلا ہے لباس کو ہی کہتے ہیں۔
(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 231-233)

بچوں کو نماز کا پابند بناؤ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:
نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں ان الصلوٰۃ تنھیٰ کو پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا۔ ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا ایک موقعہ ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمّہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقعہ نہ رہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔
(تفسیر کبیر جلد 7 ص 651)

مکرم نصیر احمد طاہر صاحب

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ہالینڈ 2010ء

منعقدہ یکم تا 3/ اکتوبر۔ بمقام نن سپیٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ہالینڈ کا 23واں سالانہ اجتماع مورخہ یکم تا 3/ اکتوبر 2010ء بیت النور نن سپیٹ میں منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس میں کل حاضری تجنید کے لحاظ سے 62 فیصد رہی جبکہ اندرون، بیرون ممالک سے آنے والے مہمانان گرامی اس کے علاوہ تھے۔ امسال اس تین روزہ اجتماع کا موضوع ''قربانی'' (جانی، مالی اور وقت کی) تھا۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے تقاریر، علمی مقابلہ جات۔ خصوصی نمائش اور سٹیج کا بڑا بینر تیار کیا گیا تھا۔ محترم امیر صاحب محترم صدر صاحب مجلس اور مربیان کرام کی تقاریر کے علاوہ اس دفعہ مختصر تقاریر جو کہ ہر نماز کے بعد 10 منٹ کی ہوتی تھیں رکھی گئی تھیں۔ علمی مقابلہ جات اجتماع گاہ میں جبکہ ورزشی مقابلہ جات نن سپیٹ سے ملحقہ جنگل میں واقع پُرفضا مقام پر ایک گراؤنڈ میں ہوئے۔ پہلی بار گھڑسواری کی گئی۔ اس بار نومبائعین کے پروگرام کے علاوہ اجتماع کے دوسرے روز BBQ کا پروگرام بھی ہوا۔ صبح کی سیر بھی نہایت دلچسپ رہی۔ علاوہ ازیں اس بار اردو، ڈچ زبانوں میں براہ راست ترجمانی کا انتظام تھا۔ جس سے کافی وقت بچا۔

پہلا روز۔ جمعہ یکم اکتوبر

رجسٹریشن کا آغاز صبح 10 بجے ہوگیا۔ 11:40 پر پرچم کشائی ہوئی۔ ہالینڈ کا پرچم امیر صاحب محترم ھبۃ النور فراخن صاحب نے اور انصار اللہ کا پرچم صدر صاحب انصار اللہ محترم اظہر علی نعیم صاحب نے لہرایا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد انصار اللہ اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس نے خصوصی پیغام موصولہ از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو کہ اردو زبان میں تھا پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

کھانے کے وقفے کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی جس کے بعد MTA کے ذریعہ لندن سے براہ راست خطبہ جمعہ حضور انور کا سنا گیا جس کا موضوع بھی انصار اللہ ہی تھا۔ خطبہ کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، نظم اور نداء شامل تھے۔ پھر ''مالی قربانی'' کے موضوع پر تقریر ہوئی جس میں مقرر نے مالی قربانی کی اہمیت پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں کلائی پکڑنا، ٹیبل ٹینس اور ''میوزیکل چیئر'' شامل تھے۔ پھر نماز مغرب، عشاء اور اس کے بعد تلقین عمل کے تحت ایک تقریر بر موضوع ''الوصیت'' ہوئی۔

دوسرا روز۔ ہفتہ 2/ اکتوبر

دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر درس القرآن کے بعد احباب کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

ناشتہ کے بعد ٹھیک 10 بجے آج کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج نے اجلاس کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم عبدالحمید فن درفیلدن صاحب نائب امیر صاحب نے ڈچ زبان میں تقریر کی جس کا موضوع تھا ''خدمت انسانیت''۔

اس اجلاس کے بعد تمام انصار ورزشی مقابلہ جات کے لئے قریبی جنگل میں واقع ایک گراؤنڈ میں چلے گئے۔ یہ جگہ نہایت ہی پُرفضا مقام پر واقع ہے۔ یہاں پر رسہ کشی۔ فٹ بال اور دوڑ کے مقابلہ جات ہوئے۔ اس دوران نہ صرف کھلاڑیوں بلکہ تمام احباب کی تواضع مشروبات سے کی گئی۔ اور پھر واپسی بیت النور ہوئی۔ کھانے اور نمازوں کے بعد 2 مختصر تقاریر ہوئیں جن کے موضوعات دعوت الی اللہ تھے۔

وقارِ عمل

بیت النور نن سپیٹ میں انصار کی کافی تعداد نے ایک خصوصی وقارِ عمل میں حصہ لیا جس کے تحت سینکڑوں کی تعداد میں کتابوں کو بلحاظ زبان ترتیب دے کر ان کی اپنی مخصوص جگہوں پر سلیقے سے رکھا۔ یہ وقارِ عمل اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔

گھڑسواری

شام ساڑھے پانچ سے لے کر ساڑھے سات بجے تک قریبی جنگل میں واقع گھوڑوں کے فارم میں گھڑسواری کی گئی۔ پہلی دفعہ رکھے جانے والے اس پروگرام میں کافی انصار نے حصہ لیا اور دلچسپی کا اظہار کیا۔

تلقینِ عمل پروگرام

اس کے تحت نماز مغرب، عشاء کے بعد ایک تقریر ہوئی جس کا موضوع تھا ''سیرت حضرت مسیح موعودؑ'' اس موضوع پر محترم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔

تیسرا روز اتوار 3/ اکتوبر

آج بھی دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس الحدیث کے بعد آج بھی مہمانوں کی خدمت میں چائے، کافی پیش کی گئی۔ چائے کے بعد۔

انصار کی کافی تعداد مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ کی راہنمائی میں سیر کے لئے روانہ ہوئی۔ جنگل میں انہی راستوں پر جن راستوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ چل کر سیر کو جاتے تھے۔

اس کے بعد واپسی شروع ہوئی اور 8:45 پر بیت النور پہنچ گئے۔

صبح کا اجلاس، علمی مقابلہ جات

صبح کے اجلاس کی کارروائی ٹھیک 10 بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، نظم کے بعد مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج صاحب نے تقریر کی جس کا موضوع تربیت اولاد اور انصار کی ذمہ داریاں تھا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ تقریر کے بعد ایک مختصر تقریر بھی ہوئی جس کا عنوان تھا ''ذاتی قربانی'' اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں تقریری مقابلہ۔ تقریر فی البدیہہ۔ پرچہ دینی معلومات اور مقابلہ پیغام رسانی شامل تھے۔ ان مقابلہ جات کے بعد وقفہ برائے طعام، نماز ظہر وعصر ہوگیا۔

نمائش

اس دفعہ ایک خصوصی نمائش کا انتظام بھی کیا گیا جس میں لاہور میں شہید ہونے والے احباب کو موضوع بنا کر ان کے بارے میں معلومات، فہرست شہداء کے علاوہ دوسری معلومات مہیا کی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں سکرین پر بھی یہ معلومات دکھائی گئیں۔

اختتامی اجلاس

تقریباً سوا تین بجے سہ پہر اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد انصار اللہ اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ اجتماع مرزا فخر احمد صاحب نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ پھر جرمنی سے تشریف لانے والے معزز مہمان صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے مختصر خطاب کیا جس میں انہوں نے دعوت الی اللہ اور دوسرے امور کے حوالے سے اپنے تجربات سے آگاہ کیا۔

اس کے بعد محترم اظہر علی نعیم صاحب صدر مجلس انصار اللہ ہالینڈ کا خطاب تھا جس میں انہوں نے تمام کارکنان اور احباب کا شکریہ ادا کیا کہ جن کی کاوشوں سے یہ اجتماع کامیاب رہا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ علمی مقابلہ جات کے لئے سلسلہ کی کتب اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے کپ اور شیلڈز تھیں۔

امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقریباً 5 بجے شام یہ اجلاس ختم ہوا۔ اس کے بعد تمام حاضرین اجتماع کا اجتماعی گروپ فوٹو ہوا۔

وائنڈ اَپ

اجتماع کے اختتام پر تمام شعبہ جات کا وائنڈ اَپ (wind-up) شروع ہوا۔ تقریباً دو گھنٹے کے بعد یہ کام مکمل ہوا اور احباب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہماری حقیر کوششوں میں بے انتہا برکت ڈالے اور خلافت کے سائے تلے جماعت احمدیہ کو ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

چائے گرانے والے غلام کو آزاد کردیا

نواسہ رسول حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے تقویٰ کے ایک نہایت ہی دلچسپ عملی نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں:

''امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نوکر چائے کی پیالی لایا۔ جب قریب آیا تو غفلت سے وہ پیالی آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر گر پڑی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تکلیف محسوس کرکے ذرا تیز نظر سے غلام کی طرف دیکھا۔ غلام نے آہستہ سے پڑھا: وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ۔ (آل عمران: 135) یہ سن کر امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کَظَمْتُ۔ غلام نے پھر کہا: وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔ کظم میں انسان غصہ دبا لیتا ہے اور اظہار نہیں کرتا ہے۔ مگر اندر سے پوری رضامندی نہیں ہوتی۔ اس لئے عفو کی شرط لگا دی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا۔ پھر پڑھا: وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ محبوب الٰہی وہی ہوتے ہیں جو کظم اور عفو کے بعد نیکی بھی کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا آزاد بھی کیا۔ راستبازوں کے نمونے ایسے ہیں کہ چائے کی پیالی گرا کر آزاد ہوا۔''

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص 115)

تجارت پیشہ احمدیوں کو حضرت مصلح موعود کی نصائح

دکاندار کا گاہک کی لاعلمی سے فائدہ اٹھانا ناجائز ہے

حضور کا خطبہ جمعہ 23 جون 1922ء

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں اپنی جماعت کے ایک خاص حصے کے متعلق بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر اس میں ساری جماعت کے لئے بھی فائدہ ہے۔ اس لئے کہ وہ حصہ ایسا نہیں کہ وہ کسی خاص قوم سے تعلق رکھے۔ بلکہ ہر ایک کے لئے ممکن ہے کہ اس میں شامل ہو جائے اور ممکن ہے کہ اس طرح پر نصائح سب لوگوں کے لئے مفید ہوں وہ حصہ تاجروں کا حصہ ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں طبعاً اس بات کا خواہش مند ہوں اور ہر ایک وہ شخص جو احمدیت سے تعلق رکھتا ہے اس بات کا خواہش مند ہونا چاہئے کہ یہ جماعت ترقی کرے دین میں بھی اور دنیا میں بھی۔ اور اس کی ترقی کے لئے جس قدر بھی جائز اخلاق کے اندر ذرائع ہوں وہ استعمال کئے جائیں۔ کوئی مذہب اس خواہش سے نہیں روکتا۔ یہ خواہش مجھ میں بھی ہے اور ہر ایک احمدی کے دل میں ہوگی۔

لیکن ہر ایک کام کے لئے کچھ ذرائع ہوتے ہیں میں نے اس طرف بارہا توجہ دلائی ہے کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کام کے لئے خدا نے جو راستے اور ذرائع رکھے ہیں انہی پر چلنے اور ان کو استعمال کرنے سے کامیابی ہوسکتی ہے۔ اور ان کو ترک کرنے سے ناکامی ہوتی ہے۔ صحیح ذرائع سے کام نہ لینے کی غلطی مختلف مذاہب کے لوگوں کو مذہب کے بارے میں لگی ہے۔ وہ محض خالی کوشش کو کامیابی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ ایسے لوگ سمجھتے ہیں۔ اگر ایک شخص سارا دن خدا کیلئے کام کرتا اور رات بھر اس کے لئے جاگتا ہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نہ ماننے کی وجہ سے کیوں جہنم میں جائے۔ وہ کہتے ہیں اصل چیز تو محبت الٰہی ہے۔ اگر ایک شخص کو جہالت سے اصل نماز کا پتہ نہیں لگتا اور وہ اپنے رنگ میں عبادت کرتا ہے اگر وہ رمضان کے روزوں کی بجائے یونہی فاقہ کشی کرتا ہے یا حج بیت اللہ کرنے کی بجائے یونہی خدا کے لئے گھر بار چھوڑ کر جنگل میں چلا جاتا ہے یا مقررہ طریق پر زکوۃ دینے کی بجائے اپنے مال کا چالیسواں حصہ نہیں بلکہ بہت زیادہ دیتا ہے تو وہ کیوں خدا کو نہیں پاسکتا۔ ہم کہتے ہیں ہر ایک چیز کے ملنے کے لئے مقررہ ذرائع ہوتے ہیں۔ اور جب تک ان کو نہ استعمال کیا جائے وہ چیز نہیں مل سکتی مثلاً پانچ روپیہ اگر منی آرڈر کرنے ہوں تو ان پر چار آنہ محصول مقرر ہے اگر کوئی شخص فارم پُر کر کے سوا پانچ روپیہ ڈاکخانہ میں دے گا تو اس کا منی آرڈر منزل پر پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص فارم پُر کرنے اور ڈاک خانہ میں دینے کی بجائے تھانے میں جائے اور پانچ روپیہ کے ساتھ چار آنہ محصول کی جگہ دو روپیہ وہاں دے آئے تو اس کے روپے نہیں پہنچ سکیں گے۔ تھانہ والے اس کا روپیہ واپس کر دیں گے اور اگر کوئی خراب نیت کے لوگ ہوئے تو سات کے سات خود کھا جائیں گے۔ اسی طرح زمین بونے کے لئے اس میں ہل چلایا جاتا اور ایک حد تک گہرا چلایا جاتا ہے مگر ایک شخص زمین میں ہل چلانے کے بجائے لمبے لمبے اور گہرے کنویں کھود کر ان میں بیج ڈال دے تو کیا اس کا کھیت تیار ہو جائے گا گو اس نے محنت کی اور ہل چلانے والے سے بہت زیادہ کی مگر چونکہ اس طریق کو چھوڑ دیا جو کھیت بونے کے لئے مقرر تھا اس لئے اس کا بیج زمین میں ضائع ہو جائے گا۔ چہ جائیکہ اس کا کھیت تیار ہو۔ اسی طرح ایک شخص سخت گرمی میں آتا ہے اور کنویں سے ڈول نکال کر پانی پی لیتا ہے مگر دوسرا پیاسا آتا ہے جو دو من کی بوری اُٹھا کر ایک میل تک چلا جاتا ہے اور پھر شکایت کرتا ہے کہ میں نے پہلے سے زیادہ کام کیا اور محنت اُٹھائی مگر میں پیاسا ہی رہا۔ تو اس کا یہ کہنا غلط ہوگا کیونکہ پیاس کیلئے پانی کنویں سے نکال کر پینا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن یہ کوئی ذریعہ نہیں کہ پیاسا بوریاں اُٹھا کر بھاگتا پھرے۔ پس جو طریق کسی کام کے کرنے کا ہے اسی طریق پر کیا جائے گا تو ہوگا ورنہ نہیں ہوگا۔

اسی طرح مذاہب کا حال ہے۔ بعض مذاہب میں (۔) کی نسبت بہت مشقتیں اور محنتیں ہیں مگر ان کا نتیجہ کچھ نہیں۔ مثلاً ہندو مذہب ہے اس میں لوگ اُلٹے لٹکتے ہیں اور اُلٹے لٹکے ہوئے ہی آٹا گوندھتے اور اسی حالت میں روٹی پکاتے ہیں اور اس کو عبادت سمجھتے ہیں مگر کیا وہ اس سے خدا کی رضا اور جنت کے اعلیٰ مقام پالیں گے؟ نہیں۔ کیونکہ غلط طریق سے جو کام کیا جاتا ہے اس میں کامیابی نہیں ہوتی۔ پس اگر کوئی غلط طریق پر خدا تعالیٰ کے حضور جانا چاہے گا تو رد کیا جائیگا۔

ہماری جماعت میں خواہش ترقی ہے خواہ دینی ترقی ہو یا دنیاوی۔ مگر اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ صحیح طریق پر عمل ہو۔ بعض حالات کی وجہ سے یہاں سودے سلف پر بعض روکیں عائد کی گئی ہیں۔ کیونکہ ان حالات نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم ایسا کریں۔ اگر وہ حالات دور ہو جائیں تو یہ روکیں نہیں رہ سکتیں۔ گویا یہ روکیں عارضی ہیں ان کی وجہ سے اگر کوئی فائدہ آتا ہے تو وہ حقیقی فائدہ نہیں۔ اصل میں فائدہ وہ ہے جو اپنی لیاقت اور قابلیت سے حاصل کیا جائے۔ مگر لوگ اس اصل کو نہیں سمجھتے۔ وہ اپنی اس بات کو خلاف دیانت نہیں سمجھتے۔ کہ بازار میں ایک چیز جو سستی بکتی ہو اس سے ایک شخص اس دلیل کی بناء پر مہنگا بیچے کہ یہ میری چیز ہے میں جس قیمت پر چاہوں بیچوں۔ اور اس طرح زیادہ قیمت لینا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ مگر ان کا یہ کہنا اس وقت تک غلط ہے جب تک کہ خریداروں پر روکیں لگائی گئی ہیں اور اگر کوئی ایسا کہتا ہے تو یہ اس کی بددیانتی ہے۔ اگر زید کو مجبور کیا گیا ہے کہ وہ بکر سے سودا نہ لے بلکہ خالد سے لے اور خالد، بکر کی نسبت مال کی قیمت بڑھاتا ہے اور زید اس سے لینے پر مجبور ہے تو اس کی مجبوری سے اس کو ناجائز فائدہ اُٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور وہ نہیں کہہ سکتا کہ میری چیز ہے جس طرح چاہوں بیچوں۔ اس کا ایسا کہنا غلط ہے۔ اس کو منڈی کے نرخ کا خیال رکھنا چاہئے۔

دیکھو اگر کسی شخص کے پاس کچھ روٹیاں ہوں اور ایک سائل اس سے مانگنے آئے تو یہ اس کا حق نہیں کہ وہ اس کو کہے کہ میں نہیں دیتا تو جب فقیر جو ایک پیسہ بھی نہیں دیتا اس کو روٹی نہ دینا غلطی اور ظلم ہے۔ تو جو شخص قیمتاً ایک چیز لیتا ہے اور دکاندار اس کو منڈی کے نرخ پر نہیں دیتا وہ بھی ظالم ہے۔

اگر کوئی شخص منڈی کے نرخ سے گراں نرخ رکھتا ہے تو یہ بددیانتی ہے اور لوگوں کی مجبوری اور ناواقفی سے فائدہ اُٹھاتا ہے ہاں اگر کوئی دکاندار ایسا اعلان کر دے اور بورڈ پر لکھ کر لگا دے کہ میں دو پیسہ میں امرتسر سے چیز خریدتا ہوں اور یہاں ایک آنے میں بازار میں بکتی ہے مگر میں دو آنے میں بیچتا ہوں اور پھر گاہک اس کی دکان پر جائیں اور اس سے خریدیں تو اس کا حق ہوسکتا ہے لیکن لوگ عام طور پر چونکہ بھاؤ سے واقف نہیں ہوتے اس لئے ان کی ناواقفیت کی وجہ سے ان سے زیادہ قیمت لی جاتی ہے اور یہ بددیانتی ہے اور یہ بددیانتی اپنی غلطی اور ناواقفی کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اور اپنی غلطی کا اثر دوسروں پر ڈالا جاتا ہے کہ ہم نے مہنگی خریدی ہے۔ اس لئے مہنگی بیچتے ہیں۔ حالانکہ اس کا خمیازہ ان کو خود بھگتنا چاہئے۔

جو لوگ یہ طریق جاری رکھتے ہیں نہ ان کی تجارت کامیاب ہوتی ہے نہ ان کو تجارت کا علم آتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے یہاں کوئی دکان اچھی حالت میں نہیں ہے۔ لوگ محنت نہیں کرتے اور تجارت کا علم حاصل نہیں کرتے۔ اور ناجائز وسائل سے اپنی دکان چلانا چاہتے ہیں ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہ روک جو سودے سلف کے متعلق ہے قائم رہے اور جو چیز ایک لاتا ہے وہ دوسرا نہ لاوے۔ مگر خود محنت نہیں کرتے۔ یہ ناجائز یا وقتی حفاظت کے طریق ہیں۔ اگر صحیح ذرائع پر عمل کریں تو ان ذرائع کو اختیار کرنے کی ان کو ضرورت نہ رہے۔ اور ان کی یہ خواہش نہ ہو کہ یہ روک قائم رہے۔ کیونکہ یہ بھی عارضی ہے۔ اگر آج حالات بدل جائیں تو وہ روک قائم نہیں رہ سکتی۔ ہوشیار آدمی ہوشیاری سے کام کرتا اور کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہوشیاری کے ساتھ دیانت بھی شامل ہو جائے تو پھر یہ بہت اعلیٰ درجہ کی بات ہوتی ہے۔ اگر ہوشیاری نہ ہو بلکہ سستی ہو تو پھر کامیابی مشکل ہے اور پھر فائدہ اُٹھانے کی خواہش ایک مخفی بددیانتی ہے۔

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ وہ ہر ایک بات میں بڑھ کر رہیں۔ مومن غیرت مند ہوتا ہے اور وہ کسی بات میں کسی سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتا۔

حضرت شاہ اسمٰعیل (شہید دہلوی) کا ایک واقعہ ہے ان کو معلوم ہوا کہ ایک سکھ ہے جو تیرنے میں بہت مشاق ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر آپ تیرنے کی مشق کرنے لگے۔ اور اس میں ایسا کمال حاصل کیا کہ کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ یہ انہوں نے اس لئے کیا کہ کوئی غیر مسلم مسلمانوں سے کسی کام میں کیوں بڑھ جائے تو مومن چھوٹی چھوٹی باتوں میں غیرت رکھتا ہے۔ اور ہر ایک بات میں خواہ وہ دین کی ہو یا دنیا کی دوسروں سے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ہمیں شبہ نہیں کہ دنیا الگ ہے اور دین الگ۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دنیاوی باتوں کا اثر دین پر پڑتا ہے جو شخص دنیا میں سست ہو وہ دین میں بھی سست ہوتا ہے جو دنیاوی کام کرنے میں سست ہے وہ تہجد کے لئے کب اُٹھے گا۔ اور وہ آہستہ آہستہ سنتوں کا بھی تارک ہو جائے گا اور فرائض کو بھی جواب دے دے گا۔ کیونکہ سستی ایک ہی چیز ہے اور وہ دونوں جگہ کرے گی۔ دنیا میں بھی اور دین میں بھی۔

ولایت میں نفع کی حد بندی کی گئی ہے مثلاً اس حد تک نفع جائز ہے اور اس کے آگے ناجائز اور وہاں نفع مقرر کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ چیز عام مقابلہ میں آجائے اس وقت جو قیمت ٹھہر جائے وہ اصل قیمت ہو۔ اور اس میں یہ بات بھی مدنظر رکھی جاتی ہے کہ بیچنے والے آپس میں سمجھوتہ نہ کرلیں۔ یعنی یہ نہ ہو کہ دس پندرہ دکاندار آپس میں فیصلہ کرلیں کہ اس قیمت پر فروخت کریں گے اگر یہ ہو تو یہ ناجائز ہے۔ اور سمجھوتہ کر کے جو نفع حاصل کیا جائے وہ بھی ایک قسم کی ٹھگی ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص زائد نفع اپنی لیاقت سے حاصل کرتا ہے تو وہ جائز ہے۔ مثلاً لوگ عموماً امرتسر سے چیزیں لاتے ہیں اور ایک نرخ پر یہاں بیچتے ہیں دوسرا شخص اگر دلی سے اس سے سستی لاکر اس نرخ پر بیچتا ہے اور دوسروں کی نسبت زیادہ نفع کماتا ہے تو اس پر الزام نہیں یا کراچی میں ایک چیز بہت سستی ملتی ہے اور ایک شخص وہاں سے لاتا ہے جو یہاں بہت سستی پڑتی ہے پھر اگر وہ بازار کے عام نرخ پر بیچ کر تمام بازار والوں سے زیادہ نفع لیتا ہے تو اس پر الزام نہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ عام طور پر دکانداروں کے متعلق جو شکایات ہوتی ہیں ان میں بعض غلط بھی ہوتی ہیں مگر بعض درست بھی۔ بعض دکانداروں کا یہ کہنا کہ ہمارا حق ہے کہ ہمارے بھائی ہم سے چیزیں خریدیں۔ یہ سچ ہے کہ ان کا حق ہے کہ ان کے بھائی ان سے چیزیں خریدیں۔ مگر بھائیوں کا بھی حق ہے کہ تم ان سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھاؤ۔ اس سے بری بات کیا ہو سکتی ہے کہ انسان اپنا حق یاد رکھے مگر دوسرے کا حق بھول جائے۔ حالانکہ مومن کی یہ شان ہے کہ وہ اپنا حق بھلا دیتا ہے اور دوسروں کا حق جو اس پر ہو یاد رکھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ دوسرے کے حق کو خوب یاد رکھتے تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ ایک گھوڑا ایک صحابیؓ بیچنے لگے۔ اور اس کی قیمت انہوں نے مثلاً دو ہزار مقرر کی۔ دوسری طرف جو صحابیؓ خریدار تھے وہ چار ہزار بتاتے تھے۔ اور ان میں اسی بات پر جھگڑا تھا کہ مالک کم قیمت بتاتا اور خریدار زیادہ دیتا۔ تو مومن کا طریق یہ ہے کہ وہ دوسرے کے حقوق کا بہت خیال رکھتا ہے جب دوسرے کے حقوق کا خیال لازمی ہے اور بددیانتی منع ہے تو مومن کے لئے کس قدر لازمی ہے کہ وہ ہوشیاری اور چستی سے کام لے۔

دکانداروں کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہماری چیز ہے ہم اس کی جو قیمت چاہتے ہیں مقرر کرتے ہیں۔ نہ یہ اصولاً درست ہے نہ اخلاقاً درست ہے عام طور پر دکاندار یہ غلطی کرتے ہیں کہ اپنی ناواقفیت سے جتنے کو چیز ملتی ہے لے آتے اور سستی اور عمدہ تلاش نہیں کرتے ہیں اور پھر اس کا اثر خریدار پر ڈالتے ہیں۔ اگر انہیں اپنی سستی کا خمیازہ بھگتنا پڑے اور عام بھاؤ پر بیچ کر نقصان ہو تو آئندہ کے لئے ہوشیار ہو جائیں۔ مگر ابھی تک لوگ اس گُر کو نہیں سمجھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ خود اچھی طرح دکان چلا سکتے ہیں اور نہ ان کے خریدار ان سے خوش ہوتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دکان بند ہو جاتی ہے۔

میں تو یہ خیال نہیں کر سکتا کہ کوئی احمدی کہلانے والا جان بوجھ کر دھوکہ دیتا ہے۔ کیونکہ میں مان ہی نہیں سکتا کہ کوئی احمدی ہو اور پھر جان بوجھ کر دھوکہ دے۔ میرا دل ہی اس قسم کا نہیں بنایا گیا کہ میں کسی کے متعلق ایسا خیال کروں ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ غفلت یا ناواقفی سے ان لوگوں سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ لیکن غفلت سے بھی جو جرم ہو وہ جرم ہی ہوتا ہے اور اس کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی کو گولی مارتا ہے اور بعد میں کہتا ہے کہ میں نے جانور سمجھا تھا۔ اگر یہ درست ثابت ہو جائے تو گو اسے پھانسی کی سزا نہ ملے مگر سزا ضرور ملے گی۔ اسی طرح اور باتوں میں ہوتا ہے۔ پس تم غفلت کو دور کرو تا دنیا کا مقابلہ کر کے کامیابی حاصل کر سکو۔..........

خطبہ ثانیہ میں فرمایا:۔

الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ پڑھتے ہوئے فرمایا یہ کامیابی کا گُر بتایا گیا ہے۔ اللہ کی تعریف ہو جس نے ہمیں صحیح رستہ دکھایا۔ پھر خدا سے گناہوں کی معافی مانگے۔ اور دعا مانگے کہ غفلت سے بچایا جائے۔ پھر وہ طریق اختیار کرے جو خدا تعالیٰ نے کسی کام کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ اور ونتوکل الیہ اور یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ ضرور کامیاب کرے گا۔ کیونکہ جو اس پر توکل کرتا ہے وہ ناکام نہیں رہتا۔ اگر خدا نہیں ہے تو پھر سب فریب ہے۔ اور اگر ہے تو اس پر بھروسہ کرنے والے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے ذلیل نہیں ہو سکتے۔

(خطبات محمود جلد نمبر 7 صفحہ 306 تا 311)

دنیا میں سب سے بڑا آدمی کون ہوا ہے

وہ مرد گرامی، رجل اعظم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں

لبنان کے ایک عیسائی عالم کے قلم سے اعتراف

بیروت کے اخبار وطن نے اپنے ملکی فاضلوں سے سوال کیا تھا کہ وہ بتائیں کہ دُنیا میں سب سے بڑا آدمی کون ہوا ہے اور ملک شام کا سب سے بڑا شخص کون ہے جواب دلائل کے ساتھ ہو۔ اس سوال کے یوں تو بہت سے جواب موصول ہوئے لیکن ان میں سے ایک نامور عیسائی اہل قلم داؤد آفندی مجاعص کا جواب اپنی نوعیت میں نرالا اور نہایت دلچسپ ہے جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

دنیا میں سب سے بڑا آدمی کون ہوا ہے اور وہ کیوں بڑا آدمی مانا جاتا ہے؟ دُنیا میں سب سے بڑا آدمی وہ ہے جسے صرف دس سال کے قلیل زمانہ میں ایک محکم دین اور اعلیٰ درجہ کا فلسفہ۔ طریق معاشرت اور قوانین تمدن وضع کئے۔ قانون جنگ کی کایا پلٹ دی اور ایک ایسی قوم اور سلطنت بنا دی کہ وہ عرصہ دراز تک دُنیا پر حکمران رہی اور آج تک زمانہ کا ساتھ دے رہی ہے اور لُطف یہ ہے کہ وہ شخص باوجود ایسے عظیم اور بے مثل کام کرنے کے محض ناخواندہ تھا۔ وہ مرد گرامی اور رجل اعظم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب۔ قریشی عربی مسلمانوں کے نبی ہیں۔ نبی نے اپنے عظیم الشان کام اور مقصد کی تمام ضرورتیں فراہم کر دی ہیں جن کی وجہ سے ان کی اُمت اور پیروؤں کو اور اُس سلطنت کو جس کا سنگ بنیاد نبی ممدوح نے رکھا تھا دُنیا میں دائم قائم رہنے اور پھلنے پھولنے کے اسباب نہایت وفور کے ساتھ میسر ہوئے، کیونکہ اگر ایک مسلمان تمام باتوں سے قطع نظر کر کے اور اس کے اقوال کو چھوڑ کر فقط قرآن اور حدیث صحیح کا مطالعہ اور ان کے احکام و ہدایات کی سچی پابندی کرے تو اسے اپنے دین و دنیا کے تمام اہم امور ان ہی میں مل جاتے ہیں اور وہ اپنی دونوں حالتوں کو بخوبی سدھار سکتا ہے نبیؐ موصوف نے مسلمانوں کے لئے ایک کانفرنس بھی مقرر کر دی جس کا سالانہ اجلاس ہر سال مکہ میں ہوا کرتا ہے حج صرف اسی پر فرض کیا جاتا ہے جس کو سواری اور سامان سفر کی استطاعت ہے اور غیر مستطیع کے ذمہ سے حج کو اتار دینا یہ معنی رکھتا ہے کہ قوم کے مالدار اور ممتاز افراد سالانہ ایک جگہ مجتمع ہو کر اپنی سوسائٹی کے معاملات پر بحث اور اس کے سیاسی مجلسی اور باہمی اعانت ہمدردی کے خیالات کو تازہ کریں۔ نبی نے ہر مسلمان پر زکوۃ فرض کر کے فقیر کی پریشان حالی کا دفعیہ کر دیا ہے۔ اگر مسلمان اس صدقہ کو مفروضہ پابندی سے ادا کرتے رہیں تو قوم میں فقیر و ننگے کا کہیں وجود ہی نہ رہے اور آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھنے سے کفایت شعاری ہی خود بخود پیدا ہو جائے۔ قرآن عربی زبان میں ہے اور ہر مسلمان پر اس کو عربی زبان ہی میں سمجھنے کی پابندی ہے۔ اس عظیم الشان آدمی نے اسلام کی ایک زبان بھی مقرر کر دی ہے کیونکہ اگرچہ تمام مسلمانوں پر خود براہ راست عربی زبان حاصل کر کے قرآن کے فہم کا حصول لازمی نہیں لیکن علماء اور مجتہد اماموں پر تو ضرور واجب ہے اور اسی وجوب کو مسلمانوں کے لئے ایک عام زبان مقرر کرنے کا ذریعہ تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

نبی نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر افضل ہونے کا ذریعہ صرف پاکبازی اور خدا ترسی کو قرار دے کر افراد قوم کے لئے ترقی کرنے اور نامور ہونے کا راستہ بتا دیا ہے اسلام کی حکومت اصل میں سچی جمہوری حکومت تھی مسلمان اپنے حاکم و سردار کو خود چن لیا کرتے تھے جس کو خلیفہ کہتے ہیں کچھ عرصہ تک مسلمان اس طریقہ کی پیروی کرتے رہے۔ چنانچہ خلافت کی بیعت اسی حاکم کے انتخاب کا ایک رمز اور جمہوری حکومت کا نشان ہے۔

نبی نے یہ کہہ کر کہ کسی عرب کو غیر عرب پر اور غیر عرب کو عرب پر کوئی فضیلت نہیں، غیر عرب آدمیوں کے لئے قبول اسلام میں آسانی پیدا کر دی اور یہ ارشاد کر کے کہ تمام مخلوق خدا کا کنبہ ہے اور جو شخص کنبہ الٰہی کو زیادہ نفع پہنچائے وہی خدا کا پیارا ہے غیر مسلم اقوام کے لئے اسلامی ممالک اور حکومتوں میں بآرام زندگی بسر کرنے کا سامان کر دیا۔

نبی نے انسان کی خانگی زندگی پر بھی گہری نظر ڈالی اور شادی بیاہ کے معاملات نسل بڑھانے اور ترکہ و میراث تقسیم کرنے کی ہدایتیں مرتب کیں اور عورت کی شان بڑھادی۔

معاملات دُنیا پر نظر فرما کر لوگوں کے کاروبار اور قصوں اور قضیوں کے فیصل کرنے کے قوانین وضع کئے اور حکمرانی کے آئین بنائے اُنھوں نے سلطنت کے مالی صیغہ کو بھی چھیڑا اور اس غرض سے بیت المال (خزانہ عامرہ) کے قوانین وضع کئے۔ علم کی طرف ان کی توجہ بہت زیادہ مبذول تھی۔

اُنھوں نے علم و حکمت کو مومن کا گم گشتہ مال قرار دیا اور مسلمانوں کو ہدایت کی کہ علم ضرور طلب کریں خواہ اس کے لئے اُنھیں اقصائے مشرق کا سفر کرنا پڑے اسی ہدایت کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے علم و ہنر کی ہر شاخ سے خوشہ چینی کی اور قصر علم و کمال کا کوئی دروازہ ایسا نہیں رہنے دیا جس کو اُنھوں نے نہ کھولا ہو۔

مسلمانوں کے ایام عروج میں علم کو جو فروغ حاصل ہوا ہے دنیا اور دنیا کی تاریخ اس کی شاہد ہے اور رہے گی **پس کیا جس نے یہ تمام کام کئے ہوں وہ**

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب

میری دادی محترمہ حسین بی بی صاحبہ (چوہدرانی)

ابتدائی حالات

میری دادی پھالیہ ضلع گجرات کے ایک معزز تارڑ گھرانہ کی تھیں اور ان کے والد پٹواری تھے۔ اس وقت کے مطابق میری دادی کی دنیاوی تعلیم پرائمری تھی اور قرآن حدیث پر مکمل عبور تھا۔ میری دادی کی شادی غالباً 1890ء میں میرے دادا چوہدری خان محمد نمبردار قوم جٹ وڑائچ ساکن سعداللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے سرانجام پائی۔ میرے دادا جان اپنے والد کی اکلوتی اولاد تھے اور ان کی پیدائش اپنے والد چوہدری عبداللہ خان نمبردار (جن کا ذکر مولانا حضرت غلام رسول راجیکی صاحب نے اپنے خودنوشت حیات قدسی میں سعداللہ پور کے حوالہ سے کیا ہے کہ وہ چوہدری اللہ داد کے چچا تھے) کی وفات کے پانچ ماہ بعد غالباً 1868ء میں ہوئی۔

اولاد

میری دادی کے بطن سے چار بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم سردار خاں صاحب، مکرم نذر محمد صاحب، مکرم غلام محمد صاحب، مکرم عنایت اللہ صاحب اور سروار بی بی بیٹی تھی۔ غلام آٹھویں جماعت میں (کنجاہ) ضلع گجرات میں زیر تعلیم تھا کہ ان کو طاعون کی بیماری نے پکڑ لیا۔ بخار کی حالت میں گھر پہنچا مگر بچ نہ سکا اور جس خدا نے پیدا کیا تھا اسی کے پاس چلا گیا۔ میرے والد عنایت اللہ سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

قبول احمدیت

میرے سب سے بڑے تایا سروار خاں پانچویں جماعت کے طالب علم تھے اور ان کے استاد مولوی (غلام علی) آف راجیکی جو کہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کے چچازاد بھائی تھے اور ان کی شادی مولوی غلام غوث امام مسجد سعداللہ پور کی بیٹی رابعہ بی بی سے ہوئی تھی۔ جو بعد میں خدا کے فضل اور مولوی صاحب (راجیکی) کی وجہ سے احمدی ہوئے اور رفیق ہونے کا اعزاز پایا اور ان کے سسر جو پیش امام تھے معجزاتی طور پر احمدی ہوئے اور رفیق ہونے کا رتبہ پایا۔ مولوی غلام علی صاحب کو پتہ تھا کہ سردار خاں گاؤں کے نمبردار چوہدری خان محمد کا بیٹا ہے اور ان کی دلی تمنا تھی۔ کہ اگر یہ خاندان احمدی ہو جائے تو پھر خدا کے فضل سے احمدیت کی ترقی کے اس گاؤں میں دروازے کھلیں گے۔ انہوں نے میرے تایا کو کہا کہ آپ قادیان حضرت مسیح موعود کو خط لکھیں کہ اگر میں سنٹر کے پرائمری کے امتحان میں اول آجاؤں اور اگر تم اول آ گئے تو اپنی والدہ سے کہنا کہ میں نے احمدیت قبول کرنی ہے۔ کیونکہ والد صاحب تو بڑے سخت مزاج اور دبدبہ والے تھے اور ان کے سامنے ایسی بات کرنے کی جرأت نہ تھی۔ لہٰذا میرے تایا نے اپنی والدہ حسین بی بی سے مولوی غلام علی (راجیکی) صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول سعداللہ پور جو کہ بمعہ اپنے سسرال احمدیت کو قبول کر چکے تھے، کا تذکرہ اپنی والدہ سے کیا اور حضرت مسیح موعود کو خط لکھنے کی اجازت مانگی اور ساتھ شرط بھی بتائی۔ میری دادی نے کہا بیٹا خط ضرور لکھو اور میں بھی دعا مانگتی ہوں تم بھی دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس عہد کو نبھانے کی توفیق دے۔ لہٰذا میرے تایا نے حضور کی خدمت میں خط تحریر کیا۔ پرائمری کا امتحان دیا اور خدا کے فضل سے (جوکالیاں) امتحانی سنٹر جس میں تقریباً 10 سکولوں کے بچوں نے امتحان دیا میرے تایا جان سارے سنٹر میں اول آئے اور وظیفہ بھی حاصل کیا۔

خدا کے اس فضل کو دیکھ کر اور خدا کے مسیح کی دعا کا معجزہ دیکھ کر میرے تایا اور دادی کے لئے اب کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ لہٰذا اپنے اندر سے دونوں ماں بیٹا احمدی ہو گئے اور باقاعدہ بیعت نہ کی۔ کیونکہ میرے دادا جو کہ دو گاؤں سعداللہ پور اور مسیت والی کے نمبردار تھے اور دنیاوی جاہ وجلال تھا اور گاؤں میں اس وقت بڑے بڑے ہندو بھی صاحب حیثیت تھے۔ میری دادی نے وقتی طور پر اپنے خاوند سے قبول احمدیت کو چھپائے رکھا۔ مگر چندہ دینا شروع کر دیا۔ جب حضرت مسیح موعود جہلم تشریف لائے تو گھر والوں سے چوری چوری دیدار کے لئے گئیں اور دادا جان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

جہلم سے واپسی پر تو اس قدر بیتاب رہنے لگیں کہ وہ وقت کب آئے کہ میں بیعت کرلوں۔ مگر دادا جان کی سخت گیری سے خوف زدہ تھیں۔ خدا کے حضور مسلسل دعائیں کرتی رہتی تھیں اور روزانہ جب دودھ سے مکھن نکالتیں تو ایک علیحدہ برتن میں مکھن ڈالتی تھیں اور جب جمع ہو جاتا تو احمدیوں کے امام کے گھر دے دیتی اور فصل جو کہ باہر سے آتی تھی۔ کمہاروں کو کہہ رکھا تھا 1/16 حصہ باہر سے جنس کی مد میں ان کے گھر دے آنا۔ اگر چوہدری کو پتہ چل گیا تو ہماری خیر نہیں۔

بالآخر میرے دادا کو اس بات کا علم ہو گیا کہ یہ ماں بیٹا احمدی ہو چکے ہیں اور مجھ سے ڈر کی وجہ سے بیعت نہیں کر رہے دادا جان نے سخت رویہ اپنا لیا۔ دادی جان پھالیہ چلی گئیں اور میکے والے بھی ناراض تھے۔ کہ یہ تم کیا کر رہی ہو۔ آئے دن کی لڑائیوں جھگڑوں کی وجہ سے گھر کا سکون برباد ہو چکا تھا اور دادا جان مولوی غلام علی صاحب کو کوسنے لگے کہ تم نے میرے بیٹے کو خراب کیا۔ لیکن میری دادی کے پاؤں میں لغزش نہ آئی اور ہر صعوبت برداشت کی اور خدا کے گھر سے ناامید نہ ہوئیں اور دعا کرتی رہیں کہ اے خدا (چوہدری) کو صراط مستقیم دکھا۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں غالباً 1910ء میں باقاعدہ سب گھر والوں نے بیعت کر لی اور احمدی جو 1910ء تک مولوی غلام غوث صاحب کے گھر میں ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ دادا جان کی بیعت کے بعد جو (وڑائچوں) کی مسجد تھی۔ اس کے آدھے حصہ میں جماعت احمدیہ اور آدھے حصہ میں جماعت اہل سنت نماز ادا کرنے لگے اور یہ سلسلہ 1981ء یعنی 71 سال جاری رہا۔ کہ اگر جماعت احمدیہ والوں نے پہلے نماز شروع کی ہے تو اہل سنت انتظار کرتے اور اگر نماز اہل سنت نے شروع کی تو احمدی انتظار کرتے اور جمعہ کی نماز صرف جماعت احمدیہ ادا کرتی اور اہل سنت جمعہ کی نماز مسجد (ارائیاں) میں ادا کرتے۔ 1953ء اور 1974ء کے نامساعد حالات میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا کہ ہمیں نماز سے روکا گیا ہو۔ 1980ء میں مسجد کی حالت کافی خستہ ہوگئی اور اس کو شہید کر کے دوبارہ تعمیر کا ارادہ کیا گیا اور ساری برادری نے میرے والد صاحب چوہدری عنایت اللہ کو انچارج بنایا کہ جو مرضی فیصلہ کریں۔ میرے والد صاحب نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اکٹھے مسجد بنانے کی تجویز کو منظور نہ کیا اور فیصلہ ہوا کہ ایک پارٹی زمین رکھ لے اور دوسری پارٹی ملبہ، میٹیریل لے لے۔ ہمارے پاس کیونکہ ایک مشترکہ جگہ موجود تھی اور اس پر قبضہ بھی ہمارے خاندان کا تھا اور ساتھ گھر میرے چچا کا تھا وہاں پر ایک عالیشان بیت الذکر تعمیر کر لی۔ 1981ء میں اس بیت کا افتتاح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) نے اپنے دست مبارک سے کیا اور ضلع گجرات کے قرب و جوار سے سینکڑوں احمدی اس بابرکت تقریب میں شامل ہوئے۔ دوپہر کا کھانا اور 4 بجے چائے کا انتظام میرے والد صاحب اور میری نگرانی میں تھا۔ گجرات سے سپیشل باورچی منگوایا گیا تھا اور حضور نے کھانے کی بہت تعریف کی اور وہ اس تقریب سے بے حد خوش تھے اور بیت کی آبادی کے لئے لمبی دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ اس بیت کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے آمین۔ جس طرح بیت معجزاتی طور پر بن گئی اسی طرح احمدیہ قبرستان بھی ایک معجزہ ہے۔ ہمارا گاؤں دریائے چناب کے کنارہ پر ہے۔ جو وڑائچوں کا قبرستان تھا وہ عین دریا کے کنارہ پر تھا اور اس کے ساتھ 1965ء میں ہیڈ خانکی سے ہیڈ قادر آباد تک ایک بہت بڑا بند بنا دیا گیا ہے اور ہر سال طغیانی سے قبرستان میں پانی آ جاتا ہے۔ میرے دادا جان جو 28 جون 1966ء کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے نے وصیت کی کہ میری قبر سڑک کے کنارے فلاں جگہ بنانا۔ لہٰذا 1966ء میں میرے دادا کی اکیلی قبر تھی۔ جو اس وقت ذاتی زمین پر تھی۔ بعد میں اشتمالِ اراضی میں اس کو شاملات ظاہر کر دیا گیا۔ 1966ء میں ہی دو اور احمدی اس قبرستان میں دفن ہوئے اور باقی سارے، بند والے قبرستان میں دفن ہوتے رہے۔ بعد میں ہلکی ہلکی مخالفت قبرستان کی بھی شروع ہوگئی۔ 2000ء کے بعد اس میں شدت آ گئی اور ایک احمدی جو قوم (ہجن) برادری سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے دفن کرنے پر سخت ہنگامہ آرائی ہوگئی اور اس کی قبر اکھاڑنے کی بھی کوشش کی گئی اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا مقدمہ دس افراد جماعت پر ابھی تک چل رہا ہے۔ قصہ مختصر وہ قبرستان جو میرے دادا کی خواہش پر بنا تھا۔ آج جماعت احمدیہ کا قبرستان کہلاتا ہے۔ جماعت کی ایک عیدگاہ بھی ہے۔ جس کے لئے میرے دادا نے گاؤں کے بالکل ساتھ 2 کنال زمین دی تھی جو نیچ کر اس کی چار دیواری بنائی گئی۔ بیت احمدیہ کی تعمیر کے لئے میرے والد صاحب نے بڑی قربانیاں دیں اپنی زرعی زمین دی جو بیچ کر اس بیت پر لگائی اور میرے والد صاحب نے اس بیت کے لئے چندہ وصول کیا خاکسار نے بھی اس وقت اپنی گرہ اور لوگوں سے چندہ وصول کر کے تقریباً 85 ہزار کی خطیر رقم اکٹھی کر کے دی اور آج ایک عظیم الشان بیت موجود ہے میرے تایا سردار خان کی بیٹیوں کو اللہ تعالیٰ نے مربی ہاؤس وقف کرنے کی توفیق عطا کی لہٰذا جماعت احمدیہ کا اپنا مربی ہاؤس، عیدگاہ، بیت الذکر اور قبرستان موجود ہے۔

دادی جان کی شخصیت اور جماعت سے تعلق

میری دادی حسین بی بی واقعتاً ایک بارعب شخصیت کی مالکہ تھیں۔ سعداللہ پور میں سب چوہدرانی کہہ کر پکارتے تھے۔ نام سے بہت کم لوگ واقف تھے۔ خدا کے فضل سے بڑی نیک خاتون تھیں۔ گھر میں اور دادا جان کے ڈیرہ جو کام کرنے والے تھے ان کا خیال رکھتی تھیں۔ غریب لڑکیوں کی شادیاں بلا امتیاز قوم ان کے اخراجات برداشت کرتی تھیں۔ چندہ کی بڑی پابند تھیں فصل

کے علاوہ گھر میں جو گھی بنتا تھا اس کا بھی چندہ دیتی تھیں۔ ہر سال باقاعدگی سے قادیان جاتی تھیں اور بچوں کو ساتھ لے کر جاتی تھیں۔ ہر سال نیا بستر بنا کر لے جاتیں اور واپسی پر قادیان چھوڑ آتی تھیں۔ ہر سال گندلوں کا ساگ اور مکھن اور سرسوں کا تیل بڑے شوق سے خود اپنی نگرانی میں کولہو سے بنوا کر حضرت اماں جان کے لئے بطور تحفہ لے کر جاتی تھیں اس بات کا انکشاف حضرت اماں جان نے میری تائی جان نیک بی بی سے ان کی وفات کے بعد جو 1940ء میں ہوئی 1940ء کے جلسہ سالانہ پر ایک ملاقات میں کیا۔ کہ آپ کی ساس بڑی نیک خاتون تھیں سلسلہ کی بڑی فدائی اور پُرکشش شخصیت کی حامل تھیں اور میرے لئے ہر سال ساگ مکھن اور سرسوں کا تیل لاتی تھیں۔

سعداللہ پور میں جس کسی کو کسی چیز کی ضرورت پڑتی تو وہ (چوہدرانی) کے پاس آتی تھیں۔ اس وقت کے رواج کے مطابق گھر میں تکڑی گیٹے، چکی، ٹوپہ، بڑے سائز کی دستی پنکھے، چار پائیاں، بسترے جو میرے دادی سے ملتے تھے اور ہمارا گھر ہی بڑا سمجھا جاتا تھا اور ضروریات زندگی کی ہر شئے میسر تھی اور یہ سب کچھ احمدیت کی برکت اور میری دادی کی عقل و دانش تھی۔ کہ ہر کوئی چوہدرانی سے مشورہ کرتا تھا۔ اپنے پڑوس میں اگر کسی عورت کی زچگی ہوتی تو گھر سے دودھ، کپڑے اور چھوہانہ دال بنا کر دیتی تھیں اور اس بات کا کسی کو کانوں کان پتہ بھی نہ چلتا تھا۔ غریبوں کے علاوہ سفید پوشوں کا بھی خیال رکھتی تھیں ایک سفید پوش کی بچی کی شادی تھی سارا جہیز بنایا یہاں تک کہ جو اس بچی کو مہندی لگائی گئی اس کی رقم بھی خود ادا کی اور یہ محض خدا کی خاطر کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں کو دنیاداری پر ترجیح دیتی تھیں اور جو شخص جماعت کا مخالف ہوتا خواہ وہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار نہ ہو اس کو منہ نہ لگاتیں۔ بہت مہمان نواز تھیں اور کھانے بہت خوش ذائقہ پکاتی تھیں۔ دادا جان کیونکہ نمبردار تھے اور اس وجہ سے مہمان داری کافی تھی سرکاری اہل کار تحصیل، تھانہ، پٹواری ہر وقت آتے رہتے تھے اور مہمان داری کی زیادہ وجہ دریائے چناب پر پتن تھا اور کشتی کے ذریعہ آمد ورفت تھی۔ دریا میں طغیانی کی وجہ سے کئی کئی دن کشتی نہ چل سکتی تھی اور مہمان ہمارے ڈیرہ پر رہتے تھے اور دادی جان خندہ پیشانی سے ان کی خدمت کرتیں۔ ایک دفعہ رات کو مسافر مہمان آ گئے اور ان کی تعداد دس بارہ تھی۔ گھر میں آٹا نہ تھا۔ خود چکی پر آٹا پیس کر مہمانوں کو روٹی کھلائی اور دیر ہونے کی معذرت بھجوائی مرکز سے آئے مہمانوں کی بڑی خدمت کرتی تھیں اور اکثر دعوتیں کرتی رہتی تھیں۔ گاؤں کی عورتیں حساب کتاب کے لئے دادی جان کے پاس آتی تھیں۔ کیونکہ پڑھی لکھی تھیں اور خط پڑھ کر سناتی تھیں۔ درثمین کے بے شمار شعر زبانی یاد تھے اور پنجابی اشعار جو مسیح موعود کی شان میں تھے زبانی یاد تھے۔ اکثر بچیاں قرآن بھی پڑھتی تھیں اور لفظوں کی تصحیح ان سے کرواتی تھیں۔

بچوں کی تربیت اور تعلیم

میری دادی نے بچوں کی بہترین دینی رنگ میں تربیت کی تھی۔ بڑا بیٹا فدائی احمدی تھا۔ بیٹی کی چھوٹی عمر میں ہی شادی کر دی تھی۔ بڑے بیٹے سردار خاں نے اعلیٰ نمبروں سے میٹرک پاس کیا اور وظیفہ حاصل کیا اور اس وقت صرف ایک مسلمانوں کا کالج لاہور میں تھا۔ اس میں داخل کر دیا اور اس وقت ضلع گجرات تحصیل پھالیہ کے صرف دو لڑکے اسلامیہ کالج میں پڑھتے تھے۔ لاہور پڑھانا بچوں کو بڑا مشکل اور مہنگا سمجھا جاتا تھا اور لاہور کا نام سن کر ہی لوگ خرچ کے ڈر سے خوف زدہ ہو جاتے تھے۔ لیکن میری دادی کو تعلیم کا شوق تھا اور اپنے بچے کو لاہور داخل کرا دیا اور F.A کرایا۔ جس کی پورے علاقہ میں بڑی دھوم مچی کہ خان محمد نمبردار کا بیٹا لاہور پڑھتا ہے میرے دوسرے چچا نذر محمد مڈل تک پڑھ سکے اور والد کا ہاتھ بٹاتے تھے اور پیشہ کاشتکاری تھا۔ میرے والد صاحب نے 1945ء میں میٹرک کا امتحان شادی کے بعد دیا اور جب امتحان کی تیاری کر رہے تھے۔ تو خاکسار کی پیدائش کی خبر 10 مارچ 1945ء کو ان کو گجرات پہنچائی گئی۔ میرے تایا جان سردار خاں اور میرے والد عنایت اللہ دونوں بھائی کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے۔ تایا جان نے اپنی پہلی بیوی کی وفات پر دل برداشتہ ہو کر ملازمت چھوڑ دی اور کاشتکاری اور بعد میں پرائیویٹ ملازمت اختیار کی مگر میرے والد صاحب آخر وقت تک ملازمت میں رہے اور ریٹائرمنٹ حاصل کی۔

دادی جان کی بچوں کو ایسی تربیت تھی۔ کہ وہ دینی لحاظ میں بہت آگے تھے اور جماعت کے فدائی تھے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج چوتھی نسل جا رہی ہے میری دادی کی ساری اولاد خدا کے فضل سے سلسلہ کے ساتھ ایک مضبوط رشتہ رکھتی ہے۔ تینوں بیٹوں کی اولاد ان کی اولاد اور ان کی اولاد آج خدا کے فضل سے امریکہ، کینیڈا، انگلینڈ، جرمنی، لاہور، اسلام آباد، گجرات، سعداللہ پور میں ہیں اور جہاں بھی ہیں احمدیت سے مضبوط رشتہ قائم ہے۔ خاکسار، سیکرٹری رشتہ ناطہ حلقہ بیت التوحید لاہور اور چچا نذر محمد صاحب کا بیٹا ظہور احمد G-07/3 اسلام آباد کا حلقہ صدر ہے۔ سردار خاں کے پوتے (اظہر اور مظہر) گجرات شہر میں اہم جماعتی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں اور سردار خاں کا بڑا داماد نذیر احمد چیمہ نیویارک (امریکہ) میں ایک جماعت کا صدر ہے۔

بچوں کی شادیاں

میرے تایا سردار خان کی بچپن میں منگنی ساکن برج تحصیل پھالیہ میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں ہوئی تھی جب شادی کا وقت آیا تو میری دادی نے صاف انکار کر دیا کہ میں غیر احمدی لڑکی سے رشتہ نہیں کروں گی اور رشتہ اس بنا پر توڑ دیا۔

میرے تایا اسلامیہ کالج لاہور میں جب پڑھتے تھے۔ تو ان کا ایک کلاس فیلو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا احمدی تھا۔ گھٹیالیاں میں چوہدری خدا بخش باجوہ صاحب آف گرز بردار تحصیل پسرور، پٹواری تعینات تھے اور پکے احمدی تھے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ میں اپنی بچیوں کا رشتہ صرف احمدی خاندان میں کرنا چاہتا ہوں کوئی پڑھا لکھا لڑکا بتاؤ۔ کیونکہ میرے باقی خاندان والے سارے غیر احمدی ہیں۔ گھٹیالیاں والے نے بتایا کہ میرے ساتھ ایک لڑکا سردار خان آف سعداللہ پور ضلع گجرات پڑھتا تھا۔ آپ آدمی بھیج کر پتہ کر لیں کہ اس کی شادی ہوگئی ہے یا نہیں۔ القصہ اس آدمی نے بتایا کہ ابھی رشتہ نہیں ہوا۔ چوہدری خدا بخش اپنی اہلیہ کے ہمراہ گھوڑی پر سفر کر کے (گرز برادر تحصیل پسرور) سعداللہ پور تشریف لائے۔ اس وقت ہمارے دو چوبارے تھے۔ ان میں بیٹھایا گیا۔ چوبارہ کے ہر شہتیر پر میرے تایا نے الہام حضرت مسیح موعود لکھے ہوئے تھے۔ چھت اور شہتیر پر نیلے رنگ کا پینٹ ہوا تھا اور پیلے رنگ میں الہام لکھے ہوئے تھے۔

چوہدری خدا بخش اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے رشتہ فائنل کر دیا اور میرے تایا کی شادی رسول بی بی کے ساتھ ہوگئی جو کہ ایک نہایت مخلص، دیندار، فدائی احمدی اور سرال والوں کی جان تھی۔ اس کے بطن سے دو بیٹے پیدا ہوئے ایک پہلے فوت ہو گیا تھا اور دوسرے بیٹے کی پیدائش کے بعد وہ فات پا گئی وہ میرے دادا اور دادی کی اس قدر پیاری تھیں کہ اس کی وفات کے بعد دادا نے اس کے بطن سے پیدا ہونے والے بیٹے ارشاد احمد کے نام سات بیگھہ زمین لگوا دی۔

دادی جان کے دوسرے بیٹے نذر محمد جو کہ کم تعلیم یافتہ تھے اور کاشتکاری کرتے تھے۔ اپنی بڑی بہو کی بہن فاطمہ بی بی سے شادی کر دی اور چوہدری خدا بخش باجوہ نے یہ رشتہ بھی بڑی خواہش اور خوشی سے کر دیا۔ جو کہ ایک انتہائی مخلص خاندان تھا۔ خاکسار نے بھی فاطمہ بی بی کا دودھ پیا ہوا ہے۔ اور وہ میری رضاعی ماں تھیں۔ وہ بڑی شریف النفس اور بڑی باہمت خاتون تھیں۔

بالآخر تحصیل پھالیہ کے ایک گاؤں (رجوعہ) میں ایک بڑے مخلص اور دلیر احمدی رفیق حضرت مسیح موعود حضرت۔ چوہدری بڈھے خاں صاحب وڑائچ کی دختر نیک بی بی سے سرانجام پائی جو کہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بڑی نیک دل اور نیک سیرت خاتون تھیں۔

میری دادی نے اپنی زندگی میں ہی اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عنایت اللہ (جو کہ خاکسار کے والد ہیں) کا رشتہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک نہایت مخلص احمدی گھرانہ میں طے کیا۔ دادی جان کی زندگی نے وفا نہ کی۔ بیٹا کیونکہ کم عمر تھا اور رشتہ طے کر دیا اور سوچا کہ بیٹا میٹرک کرے گا تو شادی کر دوں گی۔ مگر بلانے والے نے بلا لیا اور ان کی وفات کے بعد 1944ء میں میرے والد کی شادی چوہدری محمد خاں چٹھہ کی صاحبزادی بشیر بیگم صاحبہ سرانجام پائی جو کہ ایک نہایت مخلص باپ کی بیٹی تھیں اور بڑی شریف النفس خاتون تھیں اور بڑے صبر سے اپنی زندگی گزاری۔

میری دادی 1940ء میں وفات پا گئی تھیں اور دادا 1966ء میں وفات پا گئے میری پیدائش 1945ء میں ہوئی۔ جب میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین اور عزیز واقارب سے دادی جان کے قصے سنتے رہتے تھے۔ خاص طور پر (پھوپھی رابعہ بی بی) جو کہ مولوی غلام علی صاحب کی بیوی تھیں۔ مجھے میری دادی کی ساری باتیں بتایا کرتی تھیں اور جو واقعات میں نے قلم بند کئے ہیں یہ زیادہ تر پھوپھی رابعہ بی بی نے مجھے وقتاً فوقتاً بتائے تھے۔ میری دادی کو 71 سال فوت ہوئے ہو گئے ہیں۔ آج بھی ہمارے سارے خاندان میں ان کا نام ہمیشہ سرفہرست ہے اور ہم سوچتے ہیں کہ اگر ہماری دادی اس وقت جرأت کا مظاہرہ نہ کرتیں اور خدا کے مسیح کو نہ مانتیں تو آج ہم بھی تاریکی کے گڑھوں میں ڈوبے ہوتے۔

یہ میری دادی کی دعاؤں ان کی جرأت ایمانی کا پھل ہے جو ہم کھا رہے ہیں۔ اور آج ہم سب ملا کر 70 کے قریب افراد بن جاتے ہیں اور ساری دنیا میں ان کی اولاد پھیلی ہوئی ہے اور جہاں بھی ہیں اپنی جماعت سے گہری وابستگی رکھتے ہیں اور یہ اس چیز کا نتیجہ ہے کہ ہماری دادی نے اپنی اولاد کی نیک تربیت کی۔ جماعت سے محبت کا درس دیا اور جماعت کے ساتھ مضبوطی کا رشتہ قائم رکھنے کی عادت ڈالی اور مخلص احمدی گھرانوں میں بچوں کی شادیاں کیں۔ جس کی بدولت آج سو سال بعد بھی ہم سب بڑی مضبوطی کے ساتھ جماعت سے وابستہ ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دادی کو جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے۔ کروٹ کروٹ ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں ان کی نسل ہمیشہ احمدیت کی خدمت گزار رہے اور اللہ تعالیٰ ان کی نسل پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا رہے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم ملک بشارت محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 16 دسمبر 2010ء کو پہلی اولاد نرینہ سے نوازا ہے۔ عرصہ 9 سال بعد بڑے آپریشن کے ذریعہ بیٹا پیدا ہوا ہے۔ نومولود خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام عطاء الودود عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک لطیف احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم ملک خلیل احمد عابد صاحب معلم وقف جدید کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم نوید احمد صاحب کو مورخہ 20 ستمبر 2010ء کو ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کا نام ولید احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولود خاکسار کا اور محترمہ نسیم اختر صاحبہ کا پوتا اور مکرم جمیل احمد صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات کا نواسہ ہے احباب جماعت سے نومولود کے نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح و تقریب شادی

❁ مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم مدثر لطیف علوی صاحب آفیسر گریڈ II سٹیٹ بینک آف پاکستان ابن مکرم عبداللطیف علوی صاحب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ر) نواب شاہ کی شادی محترمہ تانیہ ذکاء صاحبہ ایم۔ اے بنت مکرم چوہدری ذکا اللہ خاں سرا (مرحوم) چک نمبر L-6/11 نوردین والا ضلع ساہیوال کے ساتھ بخیر وخوبی سرانجام پائی۔ بارات مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ کی سربراہی میں مورخہ 4 دسمبر 2010ء کو چک L-6/11 ساہیوال پہنچی اور اسی روز مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ دو لاکھ روپیہ حق مہر پر اس نکاح کا اعلان کیا۔ دعوت ولیمہ مورخہ 7 دسمبر کو اپوالیڈیز کلب نواب شاہ میں منعقد ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب دارالبرکات ربوہ حال کھوکھر غربی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم حافظ محمد ظفر اللہ ظفر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کو مورخہ یکم جنوری 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ہاشم احمد کھوکھر عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ناصر محمود عباسی صاحب کا نواسہ ننھیال کی طرف سے محترم مولانا محمد سعید انصاری صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا اور ددھیال کی طرف سے مکرم فضل داد صاحب کھوکھر سابق صدر کھوکھر غربی ضلع گجرات کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین، باعمر اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

❁ بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی لاہور نے درج ذیل پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایم اے ماس کمیونیکیشن (ابلاغیات) 4 سمسٹرز۔ بی اے آنرز جرنلزم (صحافت) 8 سمسٹرز، طلباء کو سیکنڈ سمسٹر میں داخلہ دیا جائے گا مگر بعد میں ان طلباء کو فرسٹ سمسٹر کلیئر کرنا ہوگا۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 14 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ www.bnu.edu.pk وزٹ کریں۔

فون: 3-042-35718260

(نظارت تعلیم)

حب امید
معین حمل گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 دسمبر 2010ء قبل از نماز ظہر وعصر، بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب

مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب آف کرائیڈن مورخہ 26 دسمبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کے والد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب اور دادا حضرت چوہدری مولا داد صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ 1963ء میں انگلستان آئے اور 1965ء میں کرائیڈن جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے نڈر اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں آپ کی دو اہلیہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار ہیں۔ آپ کے بیٹوں مکرم داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی اور مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب آف کرائیڈن اور مکرم منصور احمد صاحب کو جلسوں کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں نظمیں پڑھنے کی سعادت ملتی رہی ہے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم لطف المنان خان صاحب

مکرم لطف المنان خان صاحب آف کیلیفورنیا۔ امریکہ مورخہ 4/اگست 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت نبی بخش صاحب کے پوتے اور حضرت مولانا حکیم فضل الرحمان صاحب کے بیٹے تھے۔ انتہائی نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم چوہدری فضل احمد صاحب وڑائچ

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب وڑائچ آف چک 71 ضلع سرگودھا 3 دسمبر 2010ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو جماعتی خدمات کا بے حد شوق تھا اور لمبا عرصہ اپنے گاؤں میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، دعا گو، نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ امینہ سلطانہ صاحبہ

مکرمہ امینہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام رسول صاحب مرحوم مورخہ 18 دسمبر 2010ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے عرصہ دراز تک صدر لجنہ اماء اللہ بھلوال شہر کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ نیک مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، غریب پرور، مہمان نواز، غیرت مند اور خلافت کی فدائی وجود تھیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم عبدالقادر بلوچ صاحب

مکرم عبدالقادر بلوچ صاحب آف کراچی مورخہ 13 نومبر 2010ء کو وفات پا گئے۔ آپ نے انصار اللہ کراچی کے منتظم صحت جسمانی اور منتظم خدمت خلق کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے، غیر مند اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا اور چندہ جات کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ آپ نے اپنا گھر چھوٹا ہونے کے باوجود نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا ہوا تھا۔

(5) مکرمہ زینب بی بی صاحبہ

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم آف خوشاب مورخہ 7/اکتوبر 2010ء کو وفات پا گئیں۔ آپ حضرت چوہدری نور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ میاں کی وفات کے بعد 16 سال کا لمبا عرصہ نہایت صبر وشکر کے ساتھ گزارا اور بچوں کی بہترین تربیت اور پرورش کی توفیق پائی۔ مرحومہ نہایت نیک، باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ نجمہ طاہر صاحبہ آجکل اپنے میاں مکرم قیصر محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ مغربی افریقہ کے ملک بینن میں خدمات دین میں مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور کے کندھے کا حصہ Freez

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

ایم ٹی اے کے پروگرام

13 جنوری 2011ء

12-40 am	ریئل ٹاک
1-30 am	گلشن وقف نو
2-50 am	خطاب حضور انور 27 جولائی 2008ء
3-50 am	خطبہ جمعہ 7 جنوری 2011ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-35 am	تلاوت
5-50 am	سیرت النبی ﷺ
6-25 am	لقاء مع العرب
7-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-30 am	زندہ لوگ
8-55 am	خطبہ جمعہ 25 فروری 2005ء
9-55 am	خطاب جلسہ سالانہ حضور انور 27 جولائی 2008ء
11-00 am	تلاوت اور درس حدیث
11-25 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
12-20 pm	زندہ لوگ
1-00 pm	فیتھ میٹرز
2-05 pm	آئینہ
2-50 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	پشتو سروس
4-55 pm	تلاوت اور درس ملفوظات
5-25 pm	زندہ لوگ
5-55 pm	بنگلہ سروس
6-05 pm	Shotter Shondhane
7-00 pm	ترجمۃ القرآن
8-10 pm	آئینہ
9-00 pm	خبرنامہ
9-25 pm	فیتھ میٹرز
10-30 pm	یسرنا القرآن
11-20 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

درخواست دعا

مکرم انتصار احمد نذر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم افتخار نذر صاحب مقیم جرمنی کی کمر کا آپریشن مورخہ 10 جنوری 2011ء کو جرمنی کے ایک ہسپتال میں متوقع ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب ہو اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم سلطان بشیر طاہر صاحب کارکن وکالت دیوان شعبہ مربیان تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سلطان احمد عامر صاحب مربی سلسلہ نگیال ضلع میر پور آزاد کشمیر کا بائی پاس آپریشن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں متوقع ہے۔احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم اظہر مسعود صاحب نیوز ایجنٹ محلّہ دارالنصر غربی اقبال تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی محترمہ منصورہ فرحت صاحبہ حال لندن کی مورخہ 6 جنوری 2011ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انجیو گرافی ہوئی ہے۔ بخار ہو گیا ہے اب معدہ کی انڈوسکوپی متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچاتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

شکریہ احباب

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ جاپان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم حسان احمد مبشر کی 10 دسمبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات کے موقع پر دور و نزدیک کے بہت سے احباب نے گھر تشریف لاکر بالمشافہ یا بذریعہ فون اظہار تعزیت کیا ہے۔اسی طرح ربوہ کے بہت سے احباب، بزرگان اور اہل محلّہ نے اس موقع پر نہایت محبت، شفقت کے ساتھ تعاون وہمدردی کا سلوک فرمایا ہے۔جاپان میں جماعت احمدیہ جاپان کے تمام احباب نیز دیگر ممالک سے بزرگان سلسلہ اور مختلف احمدی بھائیوں نے بذریعہ فون تعزیت کی ہے۔خاکسار ان تمام احباب کا احسان منداور شکر گزار ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے حسنہ عطا فرمائے۔اور ہمیشہ اپنی رحمت اور محبت سے نوازے۔مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 10۔جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	5:24

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FD-10

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 159/8 واقع دارالفتوح غربی ربوہ
5 مرلے برائے فروخت ہے۔
رابطہ نمبر 0333-9791047 گھر: 047-6216080

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Sergical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
نئی انتظامیہ کے ساتھ
جنریٹر کی سہولت
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
احمد نگر نزد ربوہ۔سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی او نائزر پلانٹ
پی۔وی۔سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37۔دل محمد روڈ، لاہور۔فون: 0300-4280871, 0313-4280871, 042-37247744

سلطان آٹو سٹور
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل کام بھی کیا جاتا ہے۔
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
429 پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956